مقامِ تصوف

اور

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

783

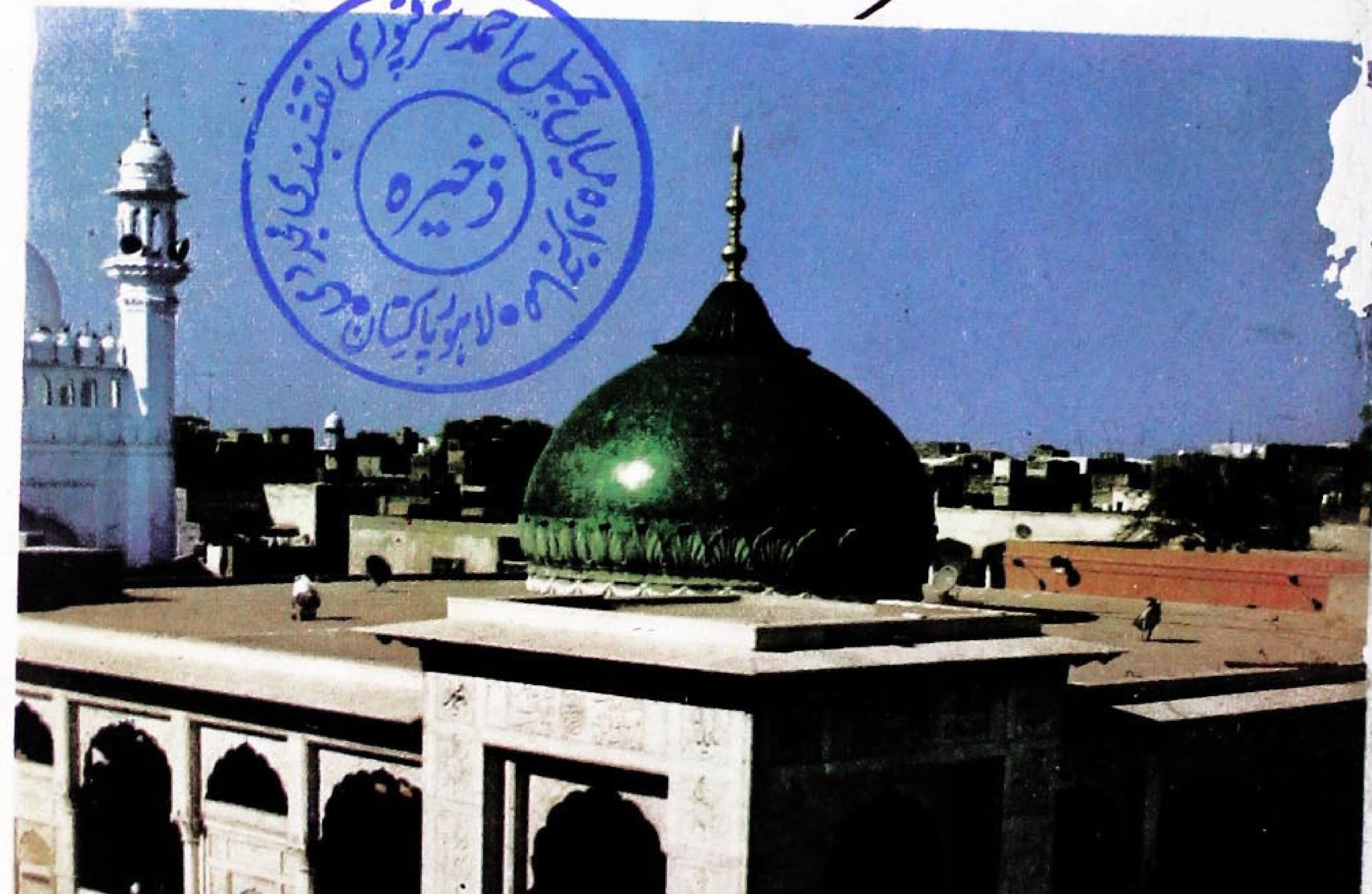

ذخیرہ

شائع کردہ: خادم الفقراء اے جی سکندر شیخ

شعبہ نشر و اشاعت انجمن خدام الفقراء سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی، پاکستان

Marfat.com

مقامِ تصوّف

اور

حضرت مخدوم سیّد ابو الحسن علی ہجویری

المعروف بہ

حضرت داتا گنج بخش

رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

مقامِ تصوّف

تحریر : شیخ جیلانی الاویسی شملہ والے

۵۵۷۔ شادمان کالونی لاہور فون ۴۱۱۳۷۲

سوانح حیات حضرت داتا گنج بخش رح

53521

تحریر : اے۔ جی سکندر شیخ

سرپرست مرکزی انجمن خدّام الفُقراء

ای بلاک نمبر ۱۰۹/بی/۳ سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی فون ۸۴۳۷۸۱

نظرثانی : محمد اسلم چوہدری اسلام آباد پاکستان

تقسیم : فی سبیل اللہ

مطبع : المصوّر / ایگلز پرنٹنگ کارپوریشن لاہور

بموقعہ عُرس مُبارک۔

کتابچہ حاصل کرنے کا پتہ

صوفی محمد یعقوب بیگ القادری ۵/۳ اے سٹریٹ نمبر ۱۲ نیول کالونی اسلام آباد

عبدالغفور عباسی ایوگرین ہوٹل لیاقت روڈ نزد امپیریل مارکیٹ راولپنڈی فون ۷۶۳

الحاج گلزار احمد، گلزار اسٹیٹ ایجنسی رجسٹرڈ ۱۴ بہاولپور روڈ مزنگ چونگی لاہور فون ۴۲۵۳۵

Marfat.com

783

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

ترجمہ : اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو اور اس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرتے رہو اور اس کے رستے میں جہاد کرو تاکہ رستگاری پاؤ۔

مُقامِ تصوّف

اسلامی نظریۂ تصوّف

تصوّف کی غرض و غایت ہمیشہ سے قربِ ذاتِ الٰہی کا حصول رہی ہے۔ راہِ تصوف یا راہِ سلوک دراصل اُولیائے کرام اور صوفیائے عظام کے نزدیک تصفیۂ قلب اور تزکیۂ نفس کا ایک مخصوص طریقہ رہا ہے اس طور پر عبادات، ریاضات اور مجاہدات میں مشغول ہونے سے قلب نہ صرف کدورتوں اور آلائشوں سے پاک ہوتا ہے بلکہ حق تعالےٰ کی سچی فرمانبرداری اور رسُول اکرم صلعم کی کلی اطاعت کا جذبہ اور شوق سالک کے دِل میں جاگزیں ہو جاتا ہے۔ استغنا، توکل فقر و قناعت، ذکر و فکر اور ایثار جیسے اوصاف صوفی کے اندر پیدا ہو جاتے ہیں۔ عبد اور معبود کے درمیان جو پردے حائل

ہوتے ہیں۔ آہستہ آہستہ سب اُٹھتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ رُوحِ انسانی اپنے کمال تک پہنچ جاتی ہے۔

تصوّف اور باطنی اشغال

اگرچہ صوفی باطنی اشغال میں اس لیے مشغول ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پوری طرح اطاعت کرے۔ تاہم وہ ذاتِ باری تعالیٰ کو عقل کے ذریعے جاننے پر اکتفا نہیں کرتا۔ وہ تو خُدا کو اپنے اندر محسوس کرنا چاہتا ہے وہ چشمِ دل سے اُسے دیکھنا چاہتا ہے وہ اس کے ساتھ ہمیشہ ربط وضبط کا خواہشمند رہتا ہے اور اس کے قرُب کا سدا طلب گار ہے سالک چونکہ نُورِ حقیقت کی روشنی سے دیکھتا ہے۔ اس لیے اس کی سُوچ بھی نوُرانی ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجہ میں جو واردات اس کے قلب پر وارد ہوتی ہیں اور جو لذت وہ محسوس کرتا ہے اسے الفاظ کا جامہ پہنانا ممکن نہیں۔ البتہ اس پُر کیف کیفیّت کی ہلکی سی جھلک علامہ اقبالؒ کے مندرجہ ذیل شعر میں پائی جاتی ہے۔

شوق میری لَے میں ہے شوق میری نَے میں
نغمۂ اللہ ھوُ میرے رگ وپے میں ہے

اسلامی تصوّف کی بُنیاد

حقیقت یہ ہے کہ اسلامی تصوّف کی بُنیاد قرآن پاک کی تعلیمات

Marfat.com

احادیث نبویؐ، سیرتِ رسُول پاک صلعم، صحابہ کرام کی پاک زندگیوں تابعین وتبع تابعین کی پاکیزہ مثالوں اور صالحین کے صالح کردار اور ان کی زندگی کے عملی نمونوں پر استوار رہے۔ صوفیائے کرام کی مستند تواریخ وسوانح حیات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ کسی سچّے صوُفی نے کبھی حدُود شریعہ سے باہر نکلنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی ترک دُنیا۔ ترک اسباب ترک عمل کو اپنا شعار بنایا۔ بلکہ مُعاشرتی میل جول کو اس حد تک قائم رکھا جس سے فرضِ تبلیغ اور خدمت خلق کی ذمّہ داری بطریقِ احسن نبھائی جا سکے۔ اس سلسلہ میں قرآن حکیم یوں ہماری راہنمائی کرتا ہے

"وَاَطِیْعُ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ٥

ترجمہ: اور خُدا اور اُس کے رسُول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

اس ارشادِ ربّانی سے نہ صرف ایک ہمہ گیر اسلامی اصُول کی نشاندھی ہوتی ہے بلکہ اس کی رحمت کے دروازے کھلنے کی کلید کا بھی پتہ چلتا ہے۔

تصوّف اور عشقِ رسُول صلعم

تاریخی شواہد کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کے فکر وفلسفہ کا محور ومرکز اور اُن کی تعلیم وتلقین وترغیب کا سب سے بڑا ہدف لوگوں کے دلوں میں جذبہ عشقِ رسُولؐ کو راسخ کرنا تھا، اب بھی ہے اور

Marfat.com

آئندہ بھی رہے گا۔ محبّتِ الٰہی اور محبتِ رسُول ؐ کی انتہائی کیفیت کا نام عشق ہے۔ دُنیائے تصوّف میں عشق کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ علّامہ اقبال ؒ فرماتے ہیں۔

ہر کہ عشقِ مُصطفٰے سامان اُوست
بحر و بر در گوشۂ دامان اُوست

راہِ تصوّف میں رُوحانی ارتقاء کے مدارج و منازل اور سلوک کی راہیں کامیابی سے طے کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سالک عشقِ الٰہی اور محبّت رسُول سے سرشار ہوا اور ہر قسم کے حرص و ہوا اور جملہ عیوب سے پاک ہو۔

آغاز اصطلاح تصوّف

جناب رسُولِ پاک صلعم کے زمانے میں نہ کسی کو صوفی، نہ عالم نہ حافظ، نہ قاری، نہ فقیہہ، نہ محدث نہ مفسر کہا جاتا تھا البتہ سب سے بڑا وصف صحابی ہونا ہی سمجھا جاتا تھا اس کے بعد تابعی اور پھر تبع تابعین ہونا باعث شرف تھا۔ پہلی صدی ہجری تک تصوف کا اصطلاحی مسلک واضح اور متعین نہیں ہوا تھا۔ البتہ دُوسری صدی ہجری میں اسلامی سلطنت کا دائرہ وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ جیسے جیسے حالات بدلتے رہے تقسیم عمل کی بھی ضرورت پیش آئی۔ حکمرانوں نے نظم ونسق سنبھال لیا۔ اور اہلِ علم اور اربابِ تقویٰ نے رُوحانی اور اخلاقی تربیّت کو اپنے ذمہ لے لیا۔

Marfat.com

ابتداء میں ان کے درمیان زیادہ بُعد نہ تھا لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے بھی دونوں طبقات عجمی خیالات وافکار کی زد سے نہ بچ سکے، یہیں سے لفظ تصوّف اور صُوفی کی ابتداء ہوئی. غالب خیال یہی ہے کہ یہ الفاظ، لفظ صفا سے مشتق ہیں اور ایک مخصُوص اصطلاح کے طور پر لفظ صُوفی اور لفظ تصوّف کو استعمال میں لایا گیا. خیال رہے کہ اسلامی راہِ تصوّف کا تعلق نہ تو "تھیوسُوفی" سے ہے اور نہ ہی فلسفہ سے. اسلامی تعلیمات کی رُو سے اسے راہ سلوک کہنا زیادہ بہتر ہے.

علمِ تصوّف اور پہلا صُوفی

جابر بن حیان کی تحقیق کے مطابق پہلا صُوفی عثمان بن شارک کوفی تھا پھر اُن کے ہمعصر ابراہیم بن ادھم تھے. سرزمین ایران میں سب سے پہلے عبداللہ بن المبارک کا نام آتا ہے جب خلفائے عباسیہ کے دور میں بغداد تصوّف کا مرکز بنا تو یہاں پر ہندوستانی، یونانی، ایرانی، عربی اور عجمی نظریات کو ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے کا بے روک ٹوک موقع ملا تو پھر لفظِ تصوّف محض اصطلاح نہ رہی بلکہ اس نے علم کی ایک باقاعدہ اہم شاخ کا رُوپ دھار لیا. اِس امر کی تصدیق یوں بھی ہوتی ہے کہ لنڈن کی سب سے بڑی لائبریری " برٹش میوزیم " میں نظامِ تصوّف پر وسیع لٹریچر موجود ہے.

Marfat.com

تصوّف اور خانقاہی نظام

شروع شروع میں اسلامی نظام تصوّف اور خانقاہی نظام تربیت میں کوئی فرق نہ تھا۔ ازاں بعد جب فتوحات اسلامیہ نے وسعت اختیار کی تو مسلمانوں کو غیر مسلم قوموں سے ملنے جلنے اور اُن کے ساتھ رہنے سہنے کا اتفاق ہوا جن کی شناخت اور ثقافت الگ تھی۔ تہذیب اور اصُول جداگانہ تھے۔ نئے نئے مذاہب اور نئے نئے عقائد سے دوچار ہونا پڑا۔ اس طرح غیر اسلامی عقائد اور نظریات نے مسلمانوں کی روزمرّہ زندگی پر آہستہ آہستہ اثر انداز ہونا شروع کر دیا جس سے ترک دُنیا کے رُجحان کو فروغ ملا۔ ملّت اسلامیہ کو اس خیال سے بہت ضعف پہنچا۔

تصوّف اور راہبانہ طرزِ فکر

پہلے پہلے عیسائی راہبوں کی طرز زندگی اور اس وقت کے لوگوں کے مزاج اور ماحول کے مطابق راہبانہ فکری انداز کو بہت عروج حاصل ہوا۔ ایک عرصہ گزرنے کے بعد عیسائی راہبوں کی تقلید میں سب سے پہلے شام میں چند صوفیوں نے بھی خلوت خانوں کے طور پر خانقاہیں تعمیر کرائیں، ایسی جگہوں پر عبادت، ریاضت، ذکر وفکر اور رشد و ہدایت جیسے مشاغل جاری رہے۔ کسی حد تک ان کے تقدّس کو برقرار رکھنے کی کوششیں بھی کی گئیں۔ بعد میں جب

Marfat.com

اسلامی تعلیم کے نقوش دُھندلے پڑنے لگے اور عالمِ اسلام سیاسی و تہذیبی انحطاط کا شکار ہو گیا تو یہود و نصارٰی نے نہایت ہی چابکدستی سے کام لیا اور خفیہ طور پر جعلی اور مصنوعی قسم کے روحانی ادارے قائم کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کی جڑوں کو مضبوط کرنے والے ہمارے ہی کچھ مُسلمان بھائی تھے جو ہوسِ زر اور دُنیاوی جاہ و حشمت کے شکار ہو کر غیر ملکی حکمرانوں کی سیاسی مصلحتوں کے آلۂ کار بنے اور عوام کو گمراہی کی غار میں دھکیلتے رہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اب بھی کہیں کہیں ایسے آثار پائے جاتے ہیں جس سے قوم کو بے عملی کی راہ دکھائی جا رہی ہیں۔ مردانِ حق آگاہ اور عُلمائے دین کا فرض ہے کہ اس مقدّس نظام کو ہر قسم کی آلائشوں اور آلودگیوں سے پاک صاف رکھنے کے لیے اپنی اصلاحی کوششیں جاری رکھیں۔

تصوّف اور اقوالِ صوفیائے عظام

حضرت علی ہجویریؒ فرماتے ہیں۔ علمِ شریعت اور علمِ طریقت دونوں ایک دوسرے کی تکمیل کے لیے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا قول ہے۔ پیرویٔ سُنّتؐ کرتے رہو اور راہِ بدعت اختیار نہ کرو، اطاعت کرو اور دائرۂ اطاعت سے باہر نہ ہو۔

حضرت مجدّد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات میں ارشاد فرماتے ہیں

Marfat.com

"اُس تصوّف کو جس کا نصب العین شعائرِ اسلام میں مخلصانہ استقامت پیدا کرنا ہو۔ عین اسلام جانتا ہوں۔"

حضرت رابعہ بصریؒ نے دُنیائے تصوّف میں حُبِ الٰہی کی ایک بے مثال تشریح پیش کی ہے اور مناجات کی شکل میں ربّ کریم سے التجا کی " اگر میں تیری عبادت جہنم کے ڈر سے کرتی ہوں تو تُو مجھے نارِ جہنم کا لقمہ بنا دے اگر میں تیری عبادت جنت کے لالچ میں کرتی ہوں تو تُو مجھے اس سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دے اور اگر میں صرف تجھے تیری ذات سے تیرے لیے محبت کرتی ہوں۔ تو اے میرے مولا مجھے اپنے جمال ازلی سے محروم نہ کیجیو۔"

حضرت حسن بصریؒ نے زُہد کے بارے میں فرمایا۔" جو دُنیا میں اس طرح رہا کہ اس سے بغض اور نفرت رکھتا رہا وہ خود بھی کامیاب ہوا۔ اور اُس نے دُنیا کو بھی سعادت عطاء کی۔ جو دنیا میں اس طرح رہا کہ اُس کی محبّت میں مست اور بے خود ہو گیا۔ اُس نے اپنے تئیں بھی نقصان پہنچایا اور دُنیا کے کام بھی نہ آیا"

حضرت نظام الدّین اولیاء کا قول ہے۔" ترکِ دُنیا کے یہ معنی نہیں کہ کوئی اپنے آپ کو ننگا کرے اور لنگوٹہ باندھ کر بیٹھ جائے بلکہ ترک دُنیا یہ ہے کہ لباس بھی پہنے اور کھائے بھی۔ اور حلال کی جو چیز پہنچے۔ اسے روا رکھے لیکن اس کے جمع کرنے کی طرف رغبت نہ کرے اور دِل کو اس سے نہ لگائے۔"

Marfat.com

مقصدِ کلام یہ ہے کہ انسان اگر اپنی ذات کی تکمیل چاہتا ہے اور اپنے حقیقی نصب العین کو کامیابی کے ساتھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو محض اس دُنیا کی رنگینیوں میں ہی نہ کھو جائے بلکہ اُس کی دلی وابستگی اللہ تعالےٰ کی ذات سے ہونی چاہیئے اور رسُول پاک کی پیروی کرنے کے لیے ہمہ وقت آمادہ اور خوش دلی کا اظہار کرے بقول علاّمہ اقبال ؒ

مقام خویش اگر خواہی دریں دیر
بحق دل بند و راہِ مصطفےٰ رو

تصوّف اور مغربی مفکر

"جادُو وہ سر چڑھ کر بولے" اب میں آپ کو ایک مشہور مغربی مفکر پروفیسر ایچ اے گب کے خیالات پیش کرتا ہوں جن کا ذکر اُس نے اپنی کتاب "اسلامک کلچر صفحہ ۲۶۵" میں کیا ہے بیان بالکل واضح ہے۔ تبصرے کی ضرورت نہیں۔

"تاریخ اسلام میں بارہا ایسے مواقع آئے ہیں کہ اسلام کے کلچر کا شدّت سے مقابلہ کیا گیا لیکن با ایں ہمہ وہ مغلوب نہ ہو سکا اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ صوفیاء کا اندازِ فکر فوراً اُس کی مدد کو آجاتا تھا۔ اور اس کو اتنی قوّت و توانائی بخش دیتا تھا کہ کوئی طاقت اُس کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی۔"

Marfat.com

تصوّف اور نتائج فکر

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ عالم اسلام بارہا سیاسی تغیرات سے دوچار ہوا۔ اس کا مذہبی اور رُوحانی نظام انحطاط کا شکار ضرور رہا۔ مگر اس میں زندگی کے آثار ہمیشہ برقرار رہے اس کی اصل وجہ یہی تھی کہ اولیائے کرام اور صوفیائے عظام نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں اور رُوحانی تربیّت سے مسلمانوں کے دلوں میں چراغ عشقِ مصطفےٰ کو روشن رکھا آج بھی صدیاں گزر جانے کے بعد جب بڑی بڑی سلطنتیں مٹ گیئں اور بڑے بڑے نامور سلاطین کے نام ونشان نہ رہے اب بھی ان مردان حق کا نام زندہ و پائندہ ہے ان کا فیض عام جاری ہے اور یہ فیض رہتی دُنیا تک جاری رہے گا۔

دراصل اللہ تعالےٰ کا ذکر کثیر نظام تصوف کا جزو کبیر ہے یہ ذکر کثیر وہ اکسیر ہے جس سے انسان نہ صرف خود شناس ہو جاتا ہے بلکہ اسے معرفت الٰہی بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ جو حق تعالےٰ سے شدید محبّت کا نشان ہے۔ بندۂ مومن کا یہ امتیاز اُس کے اعمال میں خلوص پیدا کرتا ہے جس کی وجہ اس کا ہر کام صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ خدُا سے قریب ترین ہونے کا یہ مُوثر ترین ذریعہ ہے۔

عاجزانہ دُعا ہے کہ ربّ کریم! اس شمع تصوّف کو فروزاں رکھنے کیلئے ہمارے سینوں کو اپنے نُور اور مُحبّت رسُول ؐ سے معمور کردے آمین:

احقر العباد
شیخ جیلانی الاویسی شملہ والے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

حضرت مخدوم سیّد ابو الحسن علی ہجویریؒ

رُشد و ہدایت اور علم و حلم کے پیکر

ولادت :	غزنی	۴۰۰ھ
وفات :	لاہور	۴۶۵ھ

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ جنوبی ایشیا میں اسلام صوفیائے کرام کے ذریعے پھیلا ہے۔ اِس خطۂ ارضی کی رُوحانی تسخیر اور اخلاقی تسخیر کی سعادت اُنہی بزرگوں کے حصّہ میں آئی جنہوں نے اِس علاقہ میں شمع ہدایت روشن کی۔ دراصل اگر ہم یوں کہیں تو بے جا نہیں ہوگا کہ آپ اس شمع کی لَو اونچی کرنے آئے جو محمدؐ بن قاسم نے سندھ میں جلائی تھی اگرچہ بزرگانِ دین اور فاتحین کے راستے مختلف اور علیحدہ علیحدہ تھے مگر دونوں کا مقصد ایک ہی تھا اگر ایک طرف محمودؔ غزنوی نے سومنات کے

Marfat.com

مندر کو توڑا تو دوسری طرف حضرت میراں حسین زنجانی رح نے لاہور کے اندھیرے میں نورِ ہدایت کی شمع فروزاں کی تو اگر ایک طرف شہاب الدین غوری نے پانی پت کے میدان میں پرتھوی راج کو شکست دی تو دوسری طرف حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رح نے اس علاقے میں اخلاقی تطہیر کی جس سے اسلام کے دائرے میں لوگ جوق در جوق آئے. الغرض ہر دو ذرائع کا مقصد تشہیر و تبلیغ دین تھا. حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش رح نے دین کی تبلیغ کا کام کچھ اس طرح سرانجام دیا کہ رہتی دنیا تک زندہ و جاوید رہے گا. آپ کی شخصیت اور دینی خدمات کو حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رح، زہد الانبیاء حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رح اور حضرت میاں میر لاہوری رح کے علاوہ حضرت شہباز قلندر رح نے خراجِ عقیدت پیش کیا.

اسم گرامی

سیّد ابوالحسن علی ہجویری داتا گنج بخش رح کی ولادت باسعادت ۴۰۰ھ میں غزنی کے نواح میں واقع ایک بستی ہجویر میں ہوئی. آپ نے ابتدائی تعلیم ہجویر میں حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے دور دراز کے سفر کئے. آخری عمر میں اپنے پیر و مرشد حضرت ابوالفضل الختلی رح کے حکم پر لاہور وارد ہوئے اور تبلیغ دین کا سلسلہ کچھ اس انداز میں شروع کیا کہ جنوبی ایشیا کا کونہ کونہ منوّر ہو گیا.

Marfat.com

سلسلہ نسب وطریقت

حضرت داتا گنج بخشؒ کا سلسلۂ نسب آٹھویں پشت میں شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے حضرت داتا گنج بخشؒ کا شجرہ نسب اس طرح ہے سیّد علی ہجویریؒ بن سیّد عثمانؒ بن سیّد علیؒ بن سیّد عبدالرحمٰنؒ بن شاہ شجاعؒ بن ابوالحسن علیؒ بن حسن اصغر بن سیّد زید بن امام حسن بن علی المرتضٰے حیدر کرار رضوان اللہ۔

داتا صاحب کا شجرہ طریقت اس طرح ہے شیخ علی ہجویریؒ مرید حضرت ابوالفضل الختلیؒ مرید حضرت شیخ حضریؒ مرید شیخ ابوبکر شبلیؒ مرید حضرت جنید بغدادیؒ مرید حضرت شیخ سری سقطیؒ مرید حضرت داؤد طائیؒ مرید حضرت حبیب عجمیؒ مرید حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضؓ

لاہور آمد

سُلطان محمُود غزنوی کے زمانے میں آپ کو لاہور جانے کا حُکم ہوا۔ یہ حکم آپ کے پیر و مُرشد حضرت شیخ ابوالفضل ختلیؒ نے صادر فرمایا۔ جونہی آپ لاہور پہنچے تو نماز فجر ادا کرنے کے بعد آپ کو راستے میں ایک جنازہ ملا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ حضرت حسُین زنجانیؒ کا ہے اس پر اس حقیقت کا علم ہُوا کہ پیر و مُرشد

Marfat.com

نے مجھے لاہور جانے کا حکم اِس لیے دیا تھا کہ لاہور کی تبلیغ کا بار ان کے کندھوں پر ہے۔

تعمیر مسجد اور رُخِ کعبہ

لاہور پہنچ کر آپ نے سب سے پہلے مسجد کی تعمیر شروع کر دی۔ کچھ عُلماء نے اعتراض کیا کہ رُخ قبلہ دُرست نہیں ہے۔ آپ نے ان سب کو نماز کے لیے جمع کر کے نماز کی امامت خود فرمائی دورانِ نماز جب سب نمازیوں نے خانہ کعبہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تو اپنی غلطی کی مُعافی مانگی۔ آپ نے مسجد کی تعمیر میں مزدُوروں کی طرح کام کیا۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کی مسجد نے دینی مدرسہ کی حیثیت سے کام کیا اور لاکھوں طالب علموں نے علم کی پیاس کو یہاں سے بُجھایا۔ زائرین آج بھی اس مسجد میں نماز ادا کر کے گوناگوں رُوحانی کیف وسرور حاصل کرتے ہیں۔

حضرت خواجہ مُعین الدّین چشتی اجمیریؒ کی چلہ کشی

حضرت خواجہ کو جب بارگاہ رسالتؐ سے ہندوستان جانے کا حکم ہوا تو آپ نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جب لاہور پہنچے تو داتا صاحبؒ کے مزار پر چالیس روز تک اعتکاف کر کے اپنی اگلی منزل کی اجازت لی۔ جب لاہور سے روانہ ہونے لگے تو بے ساختہ یہ شعر بیان فرمایا۔

Marfat.com

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

گوالوں کی عقیدت

لاہور شہر کے گوالے ہر سال عُرس کے موقع پر ہزاروں من دُودھ سبیل لگا کر تین روز تک تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ گوالوں کی اس عقیدت کا پس منظر یہ ہے کہ ایک ہندو جوگی ایک گوالن سے ہمیشہ دُودھ لیتا تھا اور جو اس کو دُودھ نہ دیتا تھا تو اُس کا دُودھ خراب ہو جاتا یا بھینس ہی دودھ نہ دیتی یوں وہ گوالن اور دیگر لوگ اس جوگی کو بلاناغہ دُودھ دیا کرتے تھے۔ داتا صاحب نے جب یہ عالم دیکھا تو مذکورہ گوالن کو ایسا کرنے سے منع کیا اور ساتھ ہی فرمایا کہ آج کے بعد تمہاری بھینسیں زیادہ دُودھ دیا کریں گی اور ایسے ہوا۔ جوگی کو جب معلوم ہوا تو آپ کے پاس آکر کسی کرشمہ کا مطالبہ کرنے لگا چنانچہ آپ نے جوگی کو ایسا کرنے کو کہا تو اُس نے کچھ جنتر منتر پڑھ کر آسمان پر اُڑنا شروع کر دیا لیکن آپ نے قرآن مجید پڑھ کر کھڑاوں کو حُکم دیا کہ اس کو نیچے لے آؤ چنانچہ کھڑاؤں نے اُس کا بُرا حال کر دیا اور اس کرشمہ کے بعد وہ مُسلمان ہو گیا۔ اس وقت سے گوالے ہزاروں من دُودھ ہر سال عُرس کے دنوں میں عقیدت کے طور پر تقسیم کرتے ہیں۔

Marfat.com

ہندو حاکم مسلمان ہوگیا

اس وقت کے پنجاب کے حاکم رائے راجو رام نامی نے جب حضرت داتا گنج بخش اور ہندو جوگی والا معاملہ دیکھا تو صدق دل سے حلقہ بگوش اسلام ہوا۔ آج بھی وہ حاکم شیخ ہندی کے نام سے مشہور ہے جو داتا صاحب نے اُسے مرحمت فرمایا تھا۔

وصال

حضرت سید ہجویریؒ حیاتِ فانی کی پینسٹھ (۶۵) منزلیں جب طے کر چکے تو پیمانۂ عمر لبریز ہوگیا اور آپ نے ۴۶۵ ھ میں اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ آپ کے فیوضِ باطنی کا سلسلہ مزار پُر انوار پر مسلسل جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔
حضرت داتا گنج بخشؒ کا مزار آپ کے وصال کے تقریباً آٹھ سال بعد سلطان ابراہیم غزنوی نے تعمیر کرایا تھا۔ سلطان کو آپ سے بہت عقیدت تھی اور ننگے پاؤں چل کر روضہ پر حاضری دیتا تھا مُغل بادشاہوں کو بھی حضرت علی ہجویریؒ سے بہت عقیدت تھی چنانچہ آپ کے مزار کا تابوت جو کہ سنگِ مرمر کی ایک ہی سل کا بنا ہوا ہے شہاب الدین شاہ جہان کے بیٹے دارالشکوہ نے بنوایا تھا۔ اس طرح آج کل آپ کے مزار سے ملحق ایک نئی مسجد تعمیر ہو رہی ہے جس کا سنگ بُنیاد عزتِ مآب جنرل محمد ضیاء الحق صدر پاکستان

Marfat.com

نے رکھا. فری ہسپتال، زائرین کی عبادت و ریاضت اور ٹھہرنے کی جگہ کشادہ صحن اور قرآن خوانی، نعت خوانی، محفل سماع اور لنگرخانہ کے لیے شاندار انتظامات کیے گئے ہیں. محکمہ اوقاف پنجاب کے زیر اہتمام توسیع کا کام جاری ہے.

داتا گنج بخش رحؒ اور کشف المحجوب

احیائے دین میں علماء و صلحا نے جو گرانقدر خدمات سرانجام دیں اُن سے تاریخ انسانی بھری پڑی ہے. خصوصاً اسلامی تاریخ کا تو کوئی گوشہ اور کوئی دور ایسا نہیں ملتا جس میں علماء اور صلحا نے کارہائے نمایاں سرانجام نہ دیئے ہوں ان بزرگ و محترم ہستیوں نے نہ صرف غلط رجحانات کی اصلاح اور فتنوں کا سدّباب کیا بلکہ لادینی افکار کی بیخ کنی کر کے اسلام کی فکری اور عملی راہوں میں جو ناہمواریاں پیدا ہو گئی تھیں ان کو پاک و صاف کیا. اللہ پاک نے اپنے دین کی حفاظت کے لیے ہر دور میں نیک بندے جنہوں نے علم و معرفت کے ذریعے مُردہ دلوں میں نئی روح پھونک دی اور رُوحانیت کی تعلیم دے کر دینی شعور پیدا کیا غیر مسلموں کو اسلام کی لازوال نعمتوں سے روشناس کرایا اور اُن کے دامن میں کبھی نہ ختم ہونے والی مُسرّتوں کے انبار ڈال دیئے. اسلام چونکہ دین حقہ ہے اس پر جب کبھی آڑا وقت آیا اللہ عز و جل نے خود ہی اس کی حفاظت بھی فرمائی چنانچہ جب بادشاہت کے

Marfat.com

سائے اسلام کے اُجلے دامن کو داغدار کرنے لگے تو حضرت امام حسینؓ نے خود اور اہل خانہ اور ساتھیوں کو قربان کر کے توحید کی مشعل کو فروزاں کیا۔ اور اسی طرح اگر کوئی اور کٹھن وقت آیا تو ان بزرگان دین کا انتخاب فرمایا جنہوں نے میدان عمل میں آکر ان حملوں کا بڑی پامردی اور جرأت سے مقابلہ کیا۔ اسلام پر اللہ تعالیٰ کا کتنا عظیم احسان کہ جس دور میں جس طرح کا حملہ ہُوا اللہ کے نیک بندوں نے اسی طرح جوابی کارروائی کر کے اسلام کی حفاظت کی۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ اسلام کے دشمن اگر علم و دانش سے لیس ہوکر آئے تو مردانِ حق نے اُن کو علم و دانش کے ذریعے نیچا دکھایا۔ دشمن نے اگر عقل کا جھنڈا لے کر یلغار کیا تو اسلام کے شیدائیوں نے بھی عقل کی ڈھال سے ان کے حملوں کو روکا اور اُن کے جھنڈوں کو سرنگوں کیا مخالفین اگر میدان جنگ میں شہ گری کے زعم آیا تو اللہ کے سپاہیوں نے دشمن کو عبرتناک شکست دی۔ اسلامی دُنیا میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ پُوری دُنیا پر مُسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی مُسلمانوں کی لازوال فکری اور عملی اثاث سے پورا عالم فیضیاب ہونے لگا۔ مغرب میں اندلس کے مسلمانوں نے علم وفن کی روشنی عطاء کی جس سے پورا تاریک یورپ چمک اُٹھا۔ مشرق میں بغداد، سمرقند و بخارا سے علم و حکمت کے سوتے پھوٹے جس سے تمام مشرق سیراب ہوا۔

برصغیر کی تاریخ پڑھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام کا سُورج جس وقت مشرق و مغرب دونوں اطراف اپنی ضیا پاشیاں کر رہا تھا۔

Marfat.com

اس وقت ہندوستان کی فضا مہیب بادلوں سے ڈھکی ہوئی تھی اللہ نے داتا صاحبؒ جیسی شخصیت کا انتخاب کر کے برصغیر کے مہیب اندھیروں کو نور سحری میں تبدیل کر دیا۔ آپ نے لاہور وارد ہو کر ایک رُوحانی مرکز قائم کیا جہاں سے علم و فضل کی ایسی بارش ہوئی کہ پورا ہندوستان سیراب ہوا۔ سیّد علی ہجویریؒ نے لاہور آکر رُوحانیت کا درس زبانی اور تحریری ہر دو طریق سے دیا۔ آپ ایسا کیوں نہ کرتے آپ نے جن مخصُوص سیاسی اور معاشرتی حالات کو تبدیل کرنا تھا ان کے لیے ان دونوں ذرائع کا ہونا بہت ضروری تھا۔ آپ اپنے ان مقاصد کے حصُول کے لیے جب لاہور کی طرف عازم ہوئے تو آپ کے پاس کھنکتے سکّے نہ تھے کہ ان کی جھنکار سُنا کر کفار کو اپنی طرف مائل کر سکتے۔ مگر تاریخ گواہ ہے کہ آپ نے تھوڑے ہی عرصے میں ہزاروں اور لاکھوں غیر مُسلموں کو حلقہ بگوشِ اسلام کیا وہ کام جو سبکتگین کے حملے نہ کر سکے جس کی تکمیل محمُود غزنوی جیسے بلند حوصلہ انسان کی شمشیرِ خارا شگاف کفر کے اندھیروں کو مکمّل طور پر نہ کاٹ سکی۔ یہاں پر ایک شبے کا ازالہ کرنا ضروری ہے کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ عمل کے زور سے پھیلا ہے آپ کی اوصافِ جمیلہ نے ہر قسم کے حالات کا رُخ بدل کر رکھ دیا ہے

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جل رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیئے ہیں اندازِ خسروانہ

Marfat.com

داتا صاحبؒ نے زبانی تبلیغ کے ساتھ ساتھ تحریری تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے تصوف کی ترویج و ترقی کے لئے فارسی زبان میں سب سے پہلے لکھی۔ جس سے ایک طرف تصوف کے طالب علم کو بہت راہنمائی حاصل ہوئی تو دوسری طرف جویاسۓ حق اپنے راستوں کو متعین کر سکے۔ مولانا عبد الرحمان حالی نے اپنی کتاب نفحات الانس میں لکھا ہے ” اس فنِ تصوف کی معتبر اور مشہور کتابوں میں آپ نے بہت سے وظائف اور حقائق کو جمع فرمایا“ آپ نے تصوف کے بارے میں اور بھی بہت سی کتابیں تحریر فرمائی ہیں لیکن جو شہرت کشف المحجوب کو حاصل ہوئی اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ڈاکٹر نکلسن نے اس کا انگریزی ترجمہ شائع کیا اور اس کے علاوہ پروفیسر زکواسکی نے لینن گراڈ سے ۱۹۲۶ء میں اس کتاب کا ایک نفیس ایڈیشن شائع کیا۔ اس کتاب پر روس میں بہت تحقیق ہوئی ہے۔

گذشتہ سطور سے یہ واضح ہوا کہ کشف المحجوب کو تصوف کی اولین مستند کتاب ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اب ہم اسی کتاب کے تصوف کے ابواب پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں کیونکہ تصوف نے ہر دور میں اسلام پر دور رس اثرات مرتب کئے ہیں۔ اس لئے اس صنف کی اہمیت کو داتا کے نقطہ نظر سے واضح کرنا زیادہ درست ہے۔

53521

Marfat.com

تصوّف کے مختلف مکاتبِ فکر اور اُن کی خصوصیات

اس کتاب میں حضرت علی ہجویری نے اپنے عہد تک کے تصوف کے ایمان افروز حالات تحریر فرمائے ہیں۔ آپ نے فقر و غنا، معرفت و شریعت، رضا، مقام، حال، ایثار، حقیقت، نفس، مجاہدہ نفس، کرامت، معجزہ، فنا و بقا، تحقیقِ روح، توحید، رسالت، حقیقتِ ایمان، توبہ، محبت الٰہی، حقیقتِ عشق، جود و سخا، مشاہدہ الٰہی غرض یہ کہ ہر قسم کی شریعت کے مسائل کی تفصیل دل کش اور دل نشیں انداز میں بیان فرمائی ہے۔ آپ نے اس کتاب میں تصوف کے اسرار و رموز پر بھرپور روشنی ڈالی ہے۔ اور تصوف کے تمام پہلوؤں کو اس طرح بے نقاب کیا ہے کہ پڑھنے والے کو کسی قسم کی تشنگی محسوس نہیں ہوتی۔ آپ نے اسمِ تصوف کی تحقیق میں فرمایا! "کہ اہلِ قلم و اہلِ علم حضرات نے اسم تصوف کی تحقیق میں بہت کچھ کہا ہے اور کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ چنانچہ اہلِ علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ صوفی کو اس لئے صوفی کہا جاتا ہے کہ صوف پشمینہ کے کپڑے پہنتے ہیں۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ وہ اوّل صف میں ہوتے ہیں اور ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ یہ اصحاب صفہ کی نیابت کرتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ یہ نام صفا سے ماخوذ ہے۔ غرضیکہ ہر وجہ تسمیہ میں طریقت کے بکثرت لطائف ہیں۔ لیکن اگر لغوی معنی کا اعتبار کیا جائے تو معنی بعید از مفہوم ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

چونکہ ہر حالت میں ظاہر و باطن کی صفائی محمود اور پسندیدہ ہے۔ اور اس کی ضد کدورت سے اجتناب کرنا مقصود ہے جیسا کہ رسولِ اکرمؐ کا ارشاد ہے۔ ذھب صفوۃ الدنیا وبقی کدرھا (دُنیا کی پاکیزگی جاتی رہی اور اس کی کدورت باقی رہ گئی) گویا صوفی میں لطف و پاکیزہ چیزوں سے مراد اخلاق و اطوار کی طہارت ہے۔ اس کتاب میں صوفیائے کرام کے بارہ مکاتیبِ فکر بیان فرمائے گئے ہیں۔

کشف المحجوب سے ماخوذ چند حکایات و ملفوظات

ویسے تو کشف المحجوب پوری کی پوری دینی راہنمائی پر مبنی کتاب ہے۔ اس میں تصوف پر بطورِ خاص توجہ کی گئی ہے۔ ذیل میں کچھ واقعات اور حکایات بیان کی جارہی ہیں تاکہ عبرت والی نگاہ سبق حاصل کر سکے۔

حضرت شیخ علی ہجویریؒ نے ایک حکائیت بیان فرمائی کہ ایک درویش کی ملاقات ایک بادشاہ سے ہوئی۔ بادشاہ نے کہا کہ کچھ مانگیے؟ درویش نے کہا "میں اپنے غلاموں سے کوئی حاجت روائی نہیں چاہتا" بادشاہ نے کہا کہ "یہ کس طرح؟ درویش نے جواب دیا۔ "میرے دو غلام ہیں۔ اور وہ دونوں تیرے مالک اور آقا ہیں۔ ایک حرصِ دُنیا دُوسرا طولِ عمل یعنی امید غیر متناہی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الفقر عز لاھلہ "فقر اہلِ فقر کیلئے موجب عزت ہے۔"

Marfat.com

تو جو چیز اس کے اہل کے حق میں عزت ہوتی ہے وہ اس کے نا اہل کے لئے موجبِ ذلّت ہے اور فقیر کی عزت یہی ہے کہ وہ محفوظ الجوارح ہو۔

حضرت فرماتے ہیں کہ جس وقت میری گفتگو حضرت شیخ گرگانیؒ سے ہو رہی تھی تو اس وقت ایک جماعت درویشوں کی ہمارے ساتھ وہاں حاضر تھی۔ جب ہم بارگاہِ شیخ سے باہر آئے تو ہر ایک کلامِ شیخ میں تصرف کرنے لگا۔ ایک گروہ تو بوجہ نادانی اس کے اندر اس قدر اختلاف کر بیٹھا کہ اس نے کہہ دیا کہ بس فقر یہی ہے۔ ایک کہنے لگا کہ فقر کے معنی ہی یہ ہیں کہ بہت سے ٹکڑے جمع کر کے خوبصورت طریقے سے سیئے اور زمین پر اچھی طرح پاؤں رکھ کر چلے۔

ہر ایک (درویش) اپنے اپنے گمان میں دعویدار تھا کہ ہم طریقت کے معنوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ میرے دل کا رجحان اس ہستی پاک شیخ گرگانیؒ کی طرف تھا۔ میں نے یہ بات پسند کی کہ اتنی بڑی ہستی کا فرمان اور اس طرح اختلافات میں مخلوط ہو جائے۔ میں نے سب سے کہا کہ آؤ ہم سب کلامِ شیخ پر بحث کریں۔ چنانچہ سب نے میرے سامنے تقریر کی اور اپنا مافی الضمیر بیان کیا۔ جب میری باری آئی تو میں نے کہا :۔ پیوند وہی ٹھیک ہے جو فقر پہ چسپاں کیا جائے نہ کہ وہ پیوند جو تن پہ چسپاں ہو۔ جب تم فقر پہ پیوند لگاؤ گے تو وہ اگر ٹھیک نہ بھی سیا گیا تب بھی ٹھیک رہے گا۔ صحیح بات یہ ہے کہ پیوند سے مراد صوفی کا وہ حال ہے جو بحالتِ کیف و وجد اس پر طاری ہو۔

بعض لوگوں نے میرا یہ بیان حضرت شیخ المشائخؒ کے حضور پیش کیا۔

Marfat.com

تو آپ نے سُن کر فرمایا اِرَاحَابِ عَلیٰ خبیرۃ اللہ) یعنی علی بن عثمان نے
سچ کہا اور وہ میرے کلام کے مفہوم کو پہنچ گیا۔

حضرت فرماتے ہیں مدعی فقر نے ایک بزرگ سے دریافت کیا کہ حضور
آپ نے سیاہ پوشی کیوں اختیار فرمائی ہے؟۔ آپ نے جواب دیا۔ حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیزیں چھوڑی تھیں۔ ۱۔ فقر۔ ۲۔ علم اور
۳۔ شمشیر۔ شمشیر تو سلاطین نے لی۔ مگر اس کے محل (اور موقع) پہ اُسے
استعمال نہ کیا۔ علم علما نے اختیار کر لیا۔ مگر اسے پڑھنے پڑھانے تک ختم کر دیا
فقر کو فقرا نے اختیار کر لیا۔ مگر اسے وسیلہ حصولِ مال بنا لیا۔ میں نے ان تینوں
کے غم میں سیاہ پوشی اختیار کر لی ہے۔

شیخ المشائخ حضرت مرتعش رحمۃ اللہ علیہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ بغداد
کے ایک محلہ میں سے گزرے۔ راستے میں پیاس لگی۔ آپ نے ایک دروازے
پر دستک دی اور پانی طلب کیا۔ ایک لڑکی اندر سے آئی اور پانی کا کوزہ
ہمراہ لائی۔ آپ نے اُس سے پانی لے کر پی لیا۔ آپ کی نظر اس لڑکی کے
چہرہ پر پڑی۔ دل اس کے جمال پر فریفتہ ہو گیا۔ جیسا کہ مثل مشہور ہے۔
کلی بِکُلِّکَ مشغولٌ (ہر اک نیرے کل پہ فدا ہے) آپ وہیں بیٹھ گئے۔
حتیٰ کہ صاحب خانہ آیا۔ آپ نے فرمایا! میرا دل ایک گلاس پانی میں
سخت مقید ہو گیا ہے۔ مجھے تیرے گھر والوں نے ایک گلاس پانی دے
کر میرا دل لے لیا۔

صاحبِ خانہ نے عرض کیا حضور وہ میری لڑکی ہے۔ میں اُسے آپ
کے عقد میں پیش کرتا ہوں۔ حضرت مرتعش رحمۃ اللہ علیہ گھر کے اندر تشریف لے گئے اور

Marfat.com

عقد فرمایا۔ یہ صاحبِ خانہ بغداد کے متمول گھرانے میں سے تھا۔ اس نے حضرت مرتعشؒ کو حمام میں بھیج کر پوشاک مکلف سے آراستہ کیا اور وہ خرقۂ فقر اُتار ڈالا جو آپ کے زیبِ تن تھا۔ شب ہوئی تو حضرت مرتعش نماز میں مشغول ہو گئے اور خیال فرمایا کہ اپنے روزانہ کے اوراد سے فارغ ہو کر دلھن کی طرف ملتفت ہوں گا۔ کہ یک لخت آپ نے باآواز بلند فرمایا! "صالوخرقتی" ہمارا خرقہ جلدی لاؤ۔ یہ سن کر میں نے متعجب ہو کر عرض کیا کہ حضور کیا ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے خلوتِ نزار سے ابھی آواز آئی ہے کہ مرتعش جو پہلی نظر تو نے ہمارے سوا غیر پہ ڈالی تھی اس کی سزا میں ہم نے تجھ سے لباسِ محبوبیت اتار لیا ہے۔ اب اگر دوسری نظر بھی ڈالی تو ہم لباسِ آشنائی بھی سلب کر لیں گے۔ گویا وہ لباس جس کے پہننے سے رضائے الٰہی مقصود ہو۔ محبوبانِ الٰہی کے تتبع میں اسے پہننا ہو تو اپنے رب سے علاقہ رکھنے کے لئے ہمیشہ اس پہ راضی برضا ضروری ہے اور یہ استقامت نہیں بلکہ مبارک و مسعود ہے۔

حضرت فرماتے ہیں ایک دن میں اپنے شیخ کے ہم رکاب تھا۔ چلتے چلتے آذربائیجان کی آبادی سے گزرا۔ میں نے دو تین خرقہ پوش دیکھے کہ گندم کے ڈھیروں پہ کھڑے ہوئے ہیں۔ اور اپنے خرقہ کے دامنوں کو کسانوں کی طرف پھیلا رکھا ہے تاکہ وہ اس گندم میں سے ان کے دامنوں میں کچھ ڈالیں۔ میرے شیخ قدس سرہ نے ان کی طرف نظر ڈالی اور آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی۔ (یعنی یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی خریدی۔ ہدایت کے بدلے تو ان کی تجارت نے انہیں کچھ فائدہ نہ پہنچا اور یہ

Marfat.com

ہدایت یافتہ نہیں ہیں ۔میں (علی بن عثمان) نے عرض کی حضور یہ لوگ کس ذلّت میں مبتلا ہیں کہ لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہو رہے ہیں ۔ شیخ نے فرمایا کہ ان کے پیر کو مرید جمع کرنے کی حرص ہوئی ہے تو ان کو دُنیا جمع کرنے کی حرص ہو گئی ہے ۔

حضرت فرماتے ہیں کہ حارث محاسیؒ کے متعلق مروی ہے آپ نے چالیس سال دیوار سے تکیہ نہ لگایا اور آپ ہمیشہ دوزانوں بیٹھتے تھے ۔ لوگوں نے آپ سے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا ۔ مجھے شرم آتی ہے کہ حضورِ حق کے مشاہدے میں بندوں کی طرح نہ بیٹھوں اور میں علی بن عثمان جلالی ہوں ۔ میں خرسان کے ایک قصبہ میں پہنچا ۔وہاں ایک بزرگ تھے جنہیں ادیب کمندی کہتے تھے ۔ وہاں کے مشہور بزرگ تھے ۔ یہ بیس۲۰ سال برابر قیام میں رہے ۔ سوائے تشہد کے نماز میں کبھی نہ بیٹھے ۔ ان سے میں نے سبب دریافت کیا ۔ فرمایا ابھی میرا وہ درجہ نہیں کہ حضورِ حق کا مشاہدہ بیٹھ کر کروں ۔

حضرت روائت کرتے ہیں عبداللہ بن جعفر ایک چراگاہ میں پہنچے اور حبشی غلام کو دیکھا کہ بکریوں کی رکھوال کر رہا ہے ۔ اتنے میں ایک کتا آیا اور اس حبشی کے آگے بیٹھ گیا ۔ اس نے روٹی نکالی اور کتے کے آگے ڈال دی ۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد دوسری روٹی بھی ڈال دی اور پھر تیسری بھی ڈال دی ۔ عبداللہ فرماتے ہیں ۔ میں اس کے پاس گیا اور کہا اے غلام تیری روزانہ خوراک کتنی ہوتی ہے جواب دیا اتنی ہی ہوتی ہے جو تم نے دیکھی ہے ۔ آپ نے پھر فرمایا کہ پھر تو نے سب روٹی کیوں

Marfat.com

ڈال دی ہے۔ غلام نے کہا اس لئے کہ یہاں کتے نہیں ہوتے اور یہ کہیں دور سے آیا ہے۔ مجھے اچھا معلوم نہ ہوا کہ اس کی محنت ضائع کردں

صاحبِ کشف المحجوب حضرت ابراہیم خواصؒ کی روایت آداب تجرد و نکاح کے باب میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ایک بزرگ کی زیارت کو گیا۔ جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ اس کا گھر اولیاءُ اللہ کی طرح صاف ستھرا ہے۔ اس میں دو محراب بنے ہیں۔ ایک محراب میں وہ بزرگ بیٹھے تھے۔ دوسری محراب میں ایک ضعیف عورت پاکیزہ اور منور چہرہ بیٹھی ہوئی تھی۔ دونوں ریاضت کی وجہ سے ضعیف ہو چکے تھے میری حاضری سے بہت خوش ہوئے۔ میں تین روز وہاں رہا۔ جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو چلتے وقت پوچھا یہ پاک دامن بی بی آپ سے کیا تعلق رکھتی ہیں۔ آپ نے جواب دیا بیوی! میں نے عرض کیا کہ آپ تین روز سے ایک دوسرے سے قطعی بیگانہ ہیں تو جواب دیا کہ ہاں ۶۵ برس سے ہم اسی حالت میں ہیں۔ تفصیل کچھ یوں کہ شبِ عروسی اور پھر اُس سے اگلی شب اس عابدہ خاتون نے بہ اجازت شوہر عبادت و ریاضت میں گزاری اور زوجہ و شوہر سجدۂ شکر اللہ کے حضور بجالائے۔ تیسری شب خود شوہر نے کہا کہ آج کی شب میری خاطر شب بیداری ہونی چاہیئے۔ اس بات کو ۶۵ برس گزر گئے دونوں میاں بیوی اسی معمول کے مطابق عبادتِ الٰہی میں مصروف ہیں۔ اور خواہشِ نفسانی سے مکمل طور پر دُور رہے۔

حضرت فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دمشق کے درویشوں کے

Marfat.com

ساتھ ابن المعلا کی زیارت کیلئے جانے کا قصد کیا۔ یہ رملہ کے گاؤں میں رہتے تھے راستے میں ہم نے آپس میں باتیں کیں کہ کچھ دل میں سوچ کر چلو تاکہ وہ حضرت ہمیں ہمارے باطن سے مطلع کریں اور ہماری مشکل حل ہو۔ میں نے دل میں سوچا کہ

- مناجات ابنِ حسین کے اشعار اُن سے سنوں۔
- دوسرے نے سوچا مجھے طحال کا مرض ہے اس سے آرام آجائے۔
- تیسرے نے کہا مجھے حلوہ صابونی ان سے لینا ہے۔

جب ہم ان کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے کچھ اشعار مناجات ابن حسین کاغذ پر لکھے ہوئے میرے سامنے رکھ دیئے۔ اور دوسرے کے طحال پہ ہاتھ پھیرا وہ جاتا رہا۔ تیسرے سے کہا کہ حلوہ صابونی سپاہیوں کی غذا ہے اور تو اولیاءً کا لباس رکھتا ہے اور اولیاءً کے لباس والے کو سپاہیوں کا مطالبہ درست نہیں۔ دونوں باتوں میں سے ایک بات اختیار کرنا بہتر ہے۔

حضرت داتا گنج بخشؒ کا قول محبت کے باب میں نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دل کو جسم سے سات ہزار سال قبل پیدا فرمایا اور مقام قرب میں رکھا۔ اور جانوں کو دلوں سے سات ہزار برس پہلے تخلیق کر کے درجہ وصل میں رکھا۔ ہر روز ۳۶۰ مرتبہ ان پہ ظہور یہ جمال فرمایا اور انہیں ۳۶۰ بار نظر سے سرفراز کیا اور کلمۂ محبت اسے سُنایا اور ۳۶۰ لطائفِ انس اس پہ منکشف کئے۔ حتیٰ کہ کائنات پہ نگاہ کر کے فیصلہ کیا تو اپنے سے زیادہ کسی کو اس کا اہل نہ پایا۔ اس میں

Marfat.com

فخر و غرور پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے سب کا امتحان فرمایا اور سر کو جان میں مقید کیا اور جان کو دل میں رکھا اور دل کو تن میں رکھ کر عقل سے انہیں مرکب کیا۔ پھر انبیائے کرام مبعوث فرمائے اور اپنے احکام بھیجے تو ہر ایک اپنے اپنے مکان میں اسی کا متلاشی ہوا۔ حق تعالیٰ نے انہیں نماز کا حکم دیا کہ جسم نماز میں ہو اور دل محبت میں، جان قربت میں ہو اور سر وصل میں۔

داتا صاحبؒ نے ساری زندگی دینِ حنیف کی تبلیغ و تشہیر میں گزار کر اطیعُ اللہ و اطیعُ الرّسُول کا مقصد پورا کیا۔ پشاور سے راس کماری تک پھیلے ہوئے گھٹا ٹوپ اندھیروں کو روشنی میں بدل دیا۔ آپ کی دینی قدو قامت کا اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت غوثِ اعظم جیلانیؒ نے فرمایا تھا کہ اگر میں سید ہجویری کے زمانے میں ہوتا تو اُن کی خدمت میں چل کر پیش ہوتا۔ آپ کی ساری زندگی حضرت جنید بغدادیؒ کے اس قول کے مطابق گزری کہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بذاتِ خود ایک بڑی کرامت اور عبادت ہے۔ گویا کہ آپ حضرت اجمیری کے اس شعر کا ثبوت تھے ؎

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا — ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

اللہ ہمیں ان کے بتائے ہوئے اور اپنائے ہوئے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

داعی الخیر: اے۔ جی اسکندر شیخ سرپرست مرکزی انجمن خدام الفقراء
ای بلاک بی ۱۰۹/۳۰ سٹلائیٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی (پاکستان)

Marfat.com

بحضورِ سیّد ہجویرؒ

سیّدِ ہجویرؒ! شیدا ہے زمانہ آپ کا
مرجعِ شاہ و گدا ہے آستانہ آپ کا

ظلمتوں میں مشعلِ دیں کی فروزاں آپ نے
کفر کے ایوان میں گونجا ترانہ آپ کا

خطّۂ پنجاب چمکا آپ کے فیضان سے
ذرّے ذرّے کی زباں پر ہے فسانہ آپ کا

آپ کے اقوالِ زرّیں جگمگاتی مشعلیں
کاشف الاسرار، حرفِ محرمانہ آپ کا

گنج بخشی کے لیے بھیجا خُدا نے آپ کو
اور بھرتا ہے لٹانے سے خزانہ آپ کا

جام چلتے ہی رہیں گے بادۂ عرفان کے
محشر تک قائم رہے گا بادہ خانہ آپ کا

حفیظ تائب

بصد شکریہ روزنامہ مشرق لاہور

Marfat.com

Marfat.com

انجمن خدام الفقراء کا نصب العین

حکمتِ دینِ اسلام
اور
قرآنی فلسفۂ حیات

کو فروغ دینا اور اس پر پوری سنجیدگی سے عمل پیرا ہونے کی ترغیب دلانا۔

- اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہمیشہ سرگرم عمل رہنا۔
- مسلمانوں کے قلوب میں عشقِ مصطفےٰ ﷺ کی شمع روشن رکھنا اور عظمتِ اہل بیتؓ وصحابہؓ کا نگہبان ہونا۔
- شانِ فقراء وشانِ اولیاء کرام کا پاسبان ہونا۔ اُن کے تبلیغی مشن کو جاری رکھنا۔
- رُوحانی کیف وسرور حاصل کرنے کے لیے پاکیزہ رُوحانی مجالس کا انعقاد کرنا۔
- انجمن وطنِ عزیز کے ہر مُسلمان پاکستانی کی واحد مُلک گیر تنظیم ہے جو سیاسی گروہ بندی سے بالکل آزاد ہے اور مُسلمانوں میں صحیح اسلامی رُوح بیدار کرنا چاہتی ہے۔
- اللہ تبارک وتعالےٰ ہم سب کو یہ توفیق عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین

اگر کوئی خواہشمند اس کتاب کو بلا تحریف اپنے نام اور پتہ پر چھپوا کر فی سبیل اللہ تقسیم کرنا چاہے تو اُسے اجازت ہے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

نوٹ: کتابچہ کے ٹائیٹل کا پازیٹیو اور کتابت شدہ کاپیاں مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں

الحاج گلزار احمد سیکرٹری نشر واشاعت انجمن خدام الفقراء، گلزار اسٹیٹ ایجنسی ۱۴۔ بہاولپور روڈ نزد مزنگ چونگی لاہور

نذرانۂ عقیدت، **ڈاکٹر دلاور خان زاہد**

سعدیہ نرسنگ ہوم حیدری چوک سید پور روڈ، راولپنڈی فون ۸۴۰۲۳۰ / ۴۰۲۳۰

Marfat.com

Marfat.com

N 1–DMA SERIES K753 SHEET 6345 I

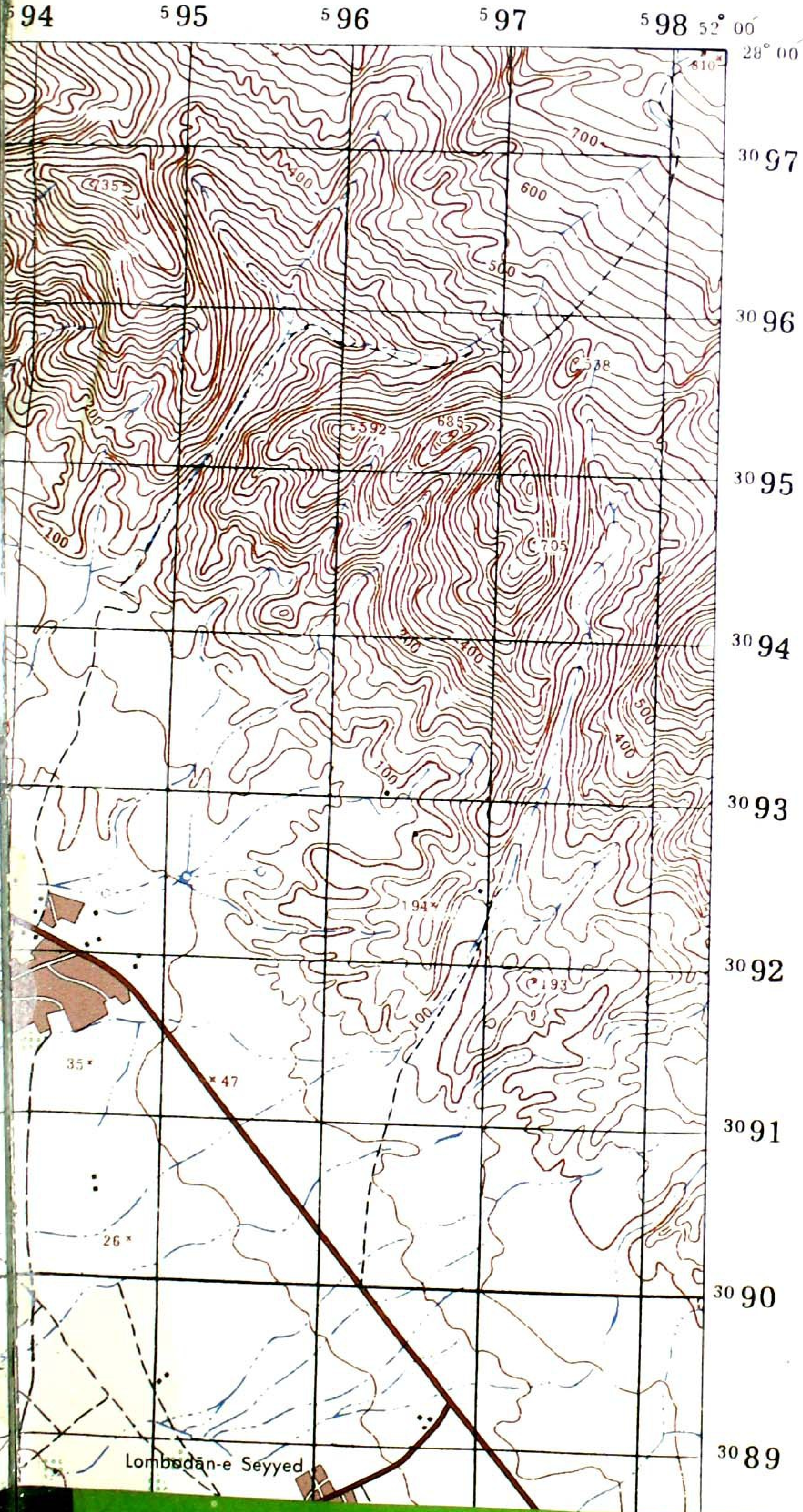

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com